website: www.dailybaakhabar.com.pk mail:baakhabarquetta42@gmail.com

MEMBER APNS

بے شک اللہ تعالیٰ ہمت بار کہ بین اور باخبر ہے (القرآن)

ABC CERTIFIED

THE DAILY BAAKHABAR QUETTA

روزنامہ باخبر کوئٹہ

بانی اکرام اللہ خان

جلد 30 اتوار 29 نومبر 2026ء بمطابق 18 جمادی الثانی 1448ھ قیمت 20 روپے شمارہ 327

وزیراعظم اور فیلڈ مارشل کا سپاہ کا دورہ

چین کے خلائی اسٹیشن پر موجود پاکستانی خلاباز سے ویڈیو کال پر گفتگو

خلائی اسٹیشن پر پاکستانی خلاباز کی موجودگی دونوں ممالک کی اسٹریٹجک شراکت داری کا قابل فخر ثبوت ہے، پاکستان کا سیمت خلا میں پہلی اپوری قوم آپ کی کامیابی پر فخر ہے، شہباز شریف، سپہ سالار

ایسی اپنے خوابوں پر عظیم ہیں جن کے حوصلے ستاروں سے آگے ہیں، وزیراعظم کا چین کے خلائی تعاون پر خراج تحسین

اسلام آباد (باخبر نمائندہ) وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف اور فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے چین کے خلائی اسٹیشن پر موجود پاکستانی خلاباز کے ساتھ ویڈیو کال پر گفتگو کی۔ وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان کا سیمت خلا میں پہلی اپوری قوم آپ کی کامیابی پر فخر ہے، آپ ایسی اپنے خوابوں پر عظیم ہیں جن کے حوصلے ستاروں سے آگے ہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان کی خلائی تاریخ میں آپ کا سفر ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ وزیراعظم نے کہا کہ آپ کی کامیابی پاکستان کے ہر نوجوان کے لیے امید کی کرن ہے

شہر شہر گائوں گائوں کی خبریں

مولانا فضل الرحمٰن کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے ہم بھی گرفتاری کی شدید مذمت کرتے ہیں، بیرسٹر محمد علی سیف

بیرسٹر محمد علی سیف نے کہا کہ مولانا فضل الرحمٰن کو رہائی دینا چاہیے، جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا عبدالرحمٰن باچا، مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا خبیب الرحمٰن، مولانا عبدالواسع، مولانا عبدالقیوم ہزاروی، مولانا حافظ حسین احمد، مفتی محمد زرین باچا، مولانا محمد شفیع، مولانا فضل محمد، مولانا راشد محمود سومرو، مولانا عبدالحلیم، مفتی محمد امین، حافظ نصراللہ خٹک، مفتی محمد ابراہیم، مولانا عبدالرحمٰن اور دیگر تمام رہنماؤں نے اسے انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت اقدام قرار دیا ہے، انہوں نے کہا کہ ہم مولانا کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں، ان کی گرفتاری کے خلاف ملک بھر میں پرامن احتجاج کیا جائے گا، ہم ان کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں، ہم ان کی گرفتاری کو مسترد کرتے ہیں، ہم ان کی رہائی کے لیے ہر قانونی اور جمہوری جدوجہد کریں گے، ہم ان کی رہائی کے لیے ہر فورم پر آواز اٹھائیں گے، ہم ان کی رہائی کے لیے ہر پرامن احتجاج میں شریک ہوں گے، ہم ان کی رہائی کے لیے ہر قانونی

روزنامہ باخبر
THE DAILY BAAKHABAR QUETTA
بانی اکرام اللہ خان
کوئٹہ
کوئٹہ اور بلوچستان بھر سے
روزنامہ باخبر 29 نومبر 2026ء

کوئٹہ سمیت بیشتر علاقے اسٹریٹ لائٹ سے محروم، وزارتِ توانائی سے اضافہ شہری لائٹیں لگائے گا

خواں کی بابی پاس، جگی اسامیل، سبزل روڈ، ریسائی روڈ، مشرقی بائی پاس، قمبرانی روڈ، سریاب روڈ، بزدار گنجی، سیٹلائٹ ٹاؤن، کچہ روڈ، ودیگر علاقوں میں اسٹریٹ لائٹ نہ ہونے کی وجہ سے شہریوں کو مشکلات کا سامنا ہے

بالزبان تاریکی کا فائدہ اٹھا کر شہریوں کو لوٹ رہے ہیں۔ آئے روز لوگ اپنے قیمتی اثاثہ موٹر سائیکلوں، نقدی اور موبائل فونز سے محروم ہو رہے ہیں، اسٹریٹ لائٹس جلد از جلد نصب کیے جائیں، شہریوں کا مطالبہ

سلطان آباد، سریاب روڈ، مشرقی بائی پاس، قمبرانی روڈ، سریاب روڈ، بزدار گنجی، سیٹلائٹ ٹاؤن، کچہ روڈ، ودیگر علاقوں میں اسٹریٹ لائٹ نہ ہونے کی وجہ سے شہریوں کو مشکلات کا سامنا ہے



کوئٹہ (سٹاف رپورٹر) شہر کے بیشتر علاقے اسٹریٹ لائٹس سے محروم ہیں جس کی وجہ سے شہری رات کے اندھیرے میں موٹر سائیکلوں، نقدی اور موبائل فونز سے محروم کر دیے گئے ہیں، شہر کے مختلف علاقوں میں اسٹریٹ لائٹس نہ ہونے کی وجہ سے شہری رات کے اندھیرے میں لوٹ مار کی وارداتوں کا شکار ہو رہے ہیں، سریاب روڈ، مشرقی بائی پاس، سبزل روڈ، قمبرانی روڈ، سریاب روڈ، بزدار گنجی، سیٹلائٹ ٹاؤن، کچہ روڈ، ودیگر علاقوں میں اسٹریٹ لائٹس نہ ہونے کی وجہ سے شہریوں کو مشکلات کا سامنا ہے، شہریوں کا مطالبہ ہے کہ متعلقہ ادارے فوری طور پر اسٹریٹ لائٹس کی تنصیب کو یقینی بنائیں۔

مزید خبر صفحہ نمبر 01 بیورو

صوبے کے تمام اضلاع میں کسان مارکیٹ قائم کی جائیں گی، وزیر زراعت

عوامی خدمات کو فوری لاگو کیا جائے، صوبے کے تمام اضلاع میں کسان مارکیٹ قائم کی جائیں گی، وزیر زراعت





گورنر بلوچستان نعیمل کے ہمراہ ضلع ہیلی ہدایت پر محکمہ زراعت کے افسران کی ٹیم کے ہمراہ ضلع ہیلی کاپٹر پر ضلع کا دورہ کر رہے ہیں

ایم پی اے حاجی عبدالحمید کی سیاسی فتح، سمیت میں کھیتی باڑی کا انقلاب

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) صوبائی وزیر زراعت و لائیو اسٹاک حاجی عبدالحمید خان کاکڑ نے کہا ہے کہ ہر ضلع میں کسان مارکیٹ قائم کی جائیں گی تاکہ کسانوں کو براہ راست منڈی تک رسائی ملے اور درمیانی افراد کا کردار ختم ہو۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ضلع ہیلی کاپٹر پر ضلع کے دورے کے دوران کیا۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر ہیلی کاپٹر ڈاکٹر عبدالرحمان کاکڑ، ڈائریکٹر زراعت (توسیع) ڈاکٹر عبدالرحمان کاکڑ، ڈائریکٹر زراعت (تحقیق)

روزنامہ "باخبر" کوئٹہ29 نومبر 2026ء

بجلی کی قیمت میں فیول ایڈجسٹمنٹ ریلیف

بجلی کے بل پاکستان کے گھر انوں کیلئے ہمیشہ پریشانی کا پیغام ہے کرآتے ہیں جو آدھا اور طبقہ، وہ کٹا مار مور دیار زیادہ شرح کو بجلی ہمیشہ پھیلا دیتا ہے۔ ہر مہینے بجلی کے بل کی ادائیگی آپکے اور اسے ادا کرنے کیلئے کئی خرچے میں سے کوئی ایک خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اب خبر ہے کہ حکومت نے اکتوبر سے دسمبر 2026 تک کے لیے فیول کاسٹ ایڈجسٹمنٹ میں استحکام لانے کا فیصلہ کیا ہے اور نیپرا سے بھی اس کی منظوری لے لی گئی ہے۔ اس فیصلے کے تحت بجلی کے صارفین پر فی یونٹ 3.5 روپے تک کا بوجھ کم ہوگا۔ یہ خبر سننے میں جتنی اچھی ہے، اس کے اثرات اس سے کہیں زیادہ گہرے ہو سکتے ہیں۔ پاکستان میں بجلی کے نرخوں کا مطالبہ ہی ہے کہ ان میں کئی طرح کے ٹیکس اور چارجز شامل ہوتے ہیں، جن کی وجہ سے صارف اپنی بجلی کے اصل یونٹ سے زیادہ رقم ادا کرتا ہے۔ فیول ایڈجسٹمنٹ چارجز انہی اضافی رقوم میں سے ایک ہیں، جو ہر مہینے بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی یہ رقم بڑھ جاتی ہے تو کبھی کم ہو جاتی ہے، جس سے صارف کے لیے بجلی کے بل کا اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو حکومت کا یہ فیصلہ کم از کم اس حد تک صارفین کو کچھ سہولت دے گا کہ ان کے بل میں اچانک بڑا اضافہ نہیں ہوگا۔ لیکن اس فیصلے کا دوسرا پہلو بھی ہے، جس پر توجہ دینا ضروری ہے۔ حکومت نے یہ ریلیف اس وقت دیا ہے جب ملک میں بجلی کی پیداوار کی صلاحیت ضرورت سے کہیں زیادہ ہے۔ ایسے میں اگر بجلی کی قیمت کم نہ کی جائے تو پیداواری صلاحیت کا بڑا حصہ بیکار پڑا رہتا ہے، جس کی ادائیگی بھی صارفین کو ہی کرنی پڑتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ فیصلہ ایک طرح سے اس بوجھ کو کم کرنے کی کوشش ہے، لیکن اصل سوال یہ ہے کہ کیا یہ ریلیف مستقل ہوگا یا صرف تین مہینوں تک محدود رہے گا۔ اگر یہ عارضی ثابت ہوا تو عام آدمی کو زیادہ فائدہ نہیں ہوگا، کیونکہ اس کی زندگی میں بجلی کے بل کا مسئلہ جوں کا توں رہے گا۔ اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم کے نظام میں بنیادی اصلاحات کی جائیں، تاکہ بجلی کی قیمت کو مستقل بنیادوں پر کم کیا جا سکے۔ ورنہ ایسے فیصلے وقتی سہولت تو دیتے ہیں، مگر مسئلہ اپنی جگہ برقرار رہتا ہے۔ بجلی کے بل کا بوجھ کم ہونا ہر گھر کی خواہش ہے، اور یہ فیصلہ اس سمت میں ایک قدم ہے۔ لیکن اصل کامیابی اس دن ہوگی جب بجلی سستی بھی ہو اور ہر مہینے اس کی قیمت کا اندازہ لگانا آسان بھی ہو۔ تب ہی عام صارف کو حقیقی ریلیف محسوس ہوگا۔

ترکیہ اور لیبیا: تعلقات کی نئی جہتیں

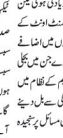

تحریر: نعت اللہ خانزادہ

بین الاقوامی سیاست کی بساط پر کئی بار ایسے لمحات آتے ہیں جب دو ممالک کے تعلقات محض دوطرفہ نہیں رہتے بلکہ پورے خطے کی سیاست کا توازن بدلنے لگتا ہے۔ ترکیہ اور لیبیا کے درمیان حالیہ پیش رفت کو اسی تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ 2026 کے آغاز میں ترکیہ کے وزیر خارجہ حقان فیدان کی طرابلس میں ملاقات اور اس کے بعد سامنے آنے والے مشترکہ بیانات نے اس تاثر کو تقویت دی ہے کہ انقرہ اور طرابلس اب صرف روایتی شراکت دار نہیں بلکہ ایک ایسے اتحاد کی طرف بڑھ رہے ہیں جو مشرقی بحیرہ روم کے توانائی راستوں، سلامتی کے توازن اور علاقائی طاقت کے مراکز کو براہِ راست متاثر کر سکتا ہے۔ اس پیش رفت کا پس منظر کئی برسوں پر محیط ہے۔ 2019 میں ترکیہ اور لیبیا کے درمیان طے پانے والے سمندری حدود کے معاہدے نے انقرہ کو ایک ایسا قانونی دروازہ فراہم کیا تھا جس کے ذریعے وہ مشرقی بحیرہ روم کے اس حصے میں اپنی موجودگی کو جواز دے سکتا ہے جہاں سے توانائی کے بڑے منصوبے گزرتے ہیں۔ اس وقت یونان، مصر، اسرائیل اور قبرص نے اس معاہدے کو مسترد کر دیا تھا، مگر وقت کے ساتھ ساتھ یہ معاہدہ ترکیہ کی بحری حکمتِ عملی کا مرکزی ستون بن گیا۔ اب حالیہ ملاقاتوں میں اسی معاہدے کو عملی شکل دینے، سرحدی سمندری حدود کو مزید واضح کرنے اور مشترکہ سرحدی کمیشن بنانے پر زور دیا گیا ہے۔ یہ سب اقدامات اس بات کا اشارہ ہیں کہ دونوں ممالک اس معاہدے کو محض کاغذی دستاویز نہیں بلکہ ایک زندہ فریم ورک بنانا چاہتے ہیں۔ اقتصادی سطح پر بھی دونوں ملکوں کے درمیان تعاون میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ 2025 میں دوطرفہ تجارت کا حجم تقریباً 3.5 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جبکہ 2026 کے پہلے چھ ماہ میں یہ حجم 1.8 ارب ڈالر رہا۔ ترکیہ لیبیا کو تعمیراتی سامان، توانائی کی مصنوعات اور زرعی آلات برآمد کرتا ہے، جبکہ لیبیا سے خام تیل اور گیس کی درآمد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اگرچہ یہ اعداد و شمار ابھی ترکیہ کی مجموعی تجارت کے مقابلے میں محدود ہیں، لیکن سیاسی اعتماد کی بحالی کے بعد ان میں تیزی سے اضافہ متوقع ہے۔ خاص طور پر تعمیرِ نو کے منصوبوں میں ترک کمپنیوں کی واپسی لیبیا کے لیے بھی اہم ہے، کیونکہ وہاں کئی برسوں کی خانہ جنگی کے بعد بنیادی ڈھانچے کی بحالی ایک بڑا چیلنج ہے۔ سیاسی سطح پر ترکیہ نے ہمیشہ طرابلس کی مرکزی حکومت کی حمایت کی ہے، جبکہ مشرقی لیبیا میں خلیفہ حفتر کی قوتوں کے ساتھ اس کے تعلقات محتاط رہے ہیں۔ اب یہ توازن کس حد تک برقرار رہتا ہے، یہ ایک بڑا سوال ہے۔ اگر ترکیہ طرابلس کے ساتھ اپنی قربت بڑھاتا ہے تو مشرقی لیبیا کے ساتھ اس کے تعلقات میں تناؤ آ سکتا ہے، اور یہ تناؤ صرف دو ملکوں تک محدود نہیں رہے گا۔ مصر، یونان اور خلیجی ممالک بھی اس صورتحال کو اپنے مفادات کے تناظر میں دیکھیں گے۔ اس لیے یہ پیش رفت جتنی امکانات پیدا کر رہی ہے، اتنے ہی خطرات بھی ساتھ لا سکتی ہے۔ اگر یہ شراکت داری توانائی، سلامتی اور تعمیرِ نو کے شعبوں میں ایک متوازن ڈھانچہ بنا لیتی ہے تو یہ دونوں ملکوں کے لیے طویل مدتی فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر یہ صرف وقتی سیاسی ضرورتوں کے تحت آگے بڑھی تو اس کی پائیداری پر سوال اٹھتے رہیں گے۔ فی الحال یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ یہ تعلقات کس سمت جائیں گے، مگر اتنا ضرور ہے کہ ترکیہ اور لیبیا نے جس راستے کا انتخاب کیا ہے، وہ خطے کی سیاست کو آنے والے برسوں میں گہرائی سے متاثر کرے گا۔

اخوند سالاک: تین زبانوں کا صاحبِ قلم عالم

کھاڑی ضلع، بلکہ سرے ولی اور اسی مضامین کی زبان اور دری کو نسٹرکو فرقی پشتو زبان' اس موضوع کے۔ ولی یہ ہوا کہ اس ضلع کے مصنف نے پشتو کے ساتھ دری زبان میں بھی کتابیں تحریر کیلئے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ اخون سالاک کا پورا نام حاجی صاحب زادہ اخوند سالاک تحریر و تحقیق: نجیم شاہ

اور تحلیل نفسیات ہیں۔ اس رسالے سے موضوعات بھی اخلاق اور علمی اور ادبی مباحث پر مشتمل ہیں۔ سالاک کا مطالعہ بتاتا ہے کہ وہ اس دور کے علمی مسائل سے بخوبی واقف تھے اور ان کے حل کے لیے سنجیدہ غور و فکر کرتے تھے۔ ان اشارے اخون سالاک کی تصنیف صرف فقہ اور کتب تک محدود نہیں تھیں بلکہ وہ تاریخ، ادب، تصوف اور تقابلِ ادیان جیسے موضوعات پر بھی لکھتے تھے۔ ان کی تحریروں سے ان کے مطالعے کی وسعت اور ان کے ذہن کی گہرائی کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کی تحریروں میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ وہ اپنے قارئین کو صرف معلومات نہیں دیتے بلکہ انہیں سوچنے پر بھی مجبور کرتے ہیں۔ وہ اکثر سوال اٹھاتے ہیں، مختلف نقطہ نظر پیش کرتے ہیں اور پھر اپنی رائے کو دلیل کے ساتھ سامنے لاتے ہیں۔ یہ انداز ان کی تحریروں کو محض معلوماتی نہیں بلکہ فکری بھی بنا دیتا ہے۔ اخون سالاک کی زبان سادہ، رواں اور مؤثر ہے۔ وہ پیچیدہ مسائل کو بھی آسان الفاظ میں بیان کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریریں نہ صرف علمی حلقوں میں بلکہ عام قارئین میں بھی مقبول رہیں۔ ان کی تحریروں میں ایک اور اہم پہلو ان کا انسان دوست رویہ ہے۔ وہ مختلف مذاہب اور نظریات کے ماننے والوں کے ساتھ احترام سے پیش آنے کی تلقین کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک علم کا مقصد لوگوں کو جوڑنا ہے، توڑنا نہیں۔ یہ پیغام آج کے دور میں بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا ان کے زمانے میں تھا۔ اخون سالاک کی تصنیف صرف ان کے ساتھ ختم نہیں ہو گئی بلکہ ان کے شاگردوں اور بعد کے علماء نے ان کتابوں سے استفادہ کیا اور ان کے علمی ورثے کو آگے بڑھایا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کی تحریریں اپنے وقت سے آگے کی سوچ رکھتی تھیں۔ آج جب ہم ان کتابوں کو دوبارہ پڑھتے ہیں تو ہمیں ان کے ذہن کی وسعت، ان کے مطالعے کی گہرائی اور ان کے انسان دوست رویے کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ کتابیں ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ ایک سچا عالم وہ ہوتا ہے جو علم کو صرف اپنے تک محدود نہ رکھے بلکہ اسے دوسروں تک پہنچائے، سوال اٹھانے کی ہمت پیدا کرے اور لوگوں کو سوچنے پر مجبور کرے۔ اخون سالاک کی تحریریں اس معیار پر پوری اترتی ہیں۔ اخوند سالاک کا تعلق ضلع کھاڑی کے ایک علمی گھرانے سے تھا۔ ان کے والد اخوند سالاک بھی اپنے وقت کے جید عالم تھے اور انہوں نے اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی۔ اخون سالاک نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور بہت کم عمری میں ہی قرآن، حدیث اور فقہ کے علوم میں مہارت حاصل کر لی۔ بعد میں انہوں نے مختلف علماء سے کسبِ فیض کیا اور اپنے علم کو مزید وسیع کیا۔ ان کی علمی پختگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہیں بہت کم عمری میں ہی درس و تدریس کی ذمہ داری سونپ دی گئی تھی۔ اخون سالاک کی علمی خدمات کا دائرہ صرف ایک شعبے تک محدود نہیں تھا۔ وہ ایک ہمہ جہت عالم تھے جنہوں نے مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا۔ ان کی تحریروں میں فقہ، تاریخ، ادب، تصوف اور تقابلِ ادیان جیسے موضوعات شامل ہیں۔ ان کی کتابیں آج بھی علمی حلقوں میں بڑے شوق سے پڑھی جاتی ہیں اور ان کے حوالے دیے جاتے ہیں۔ ان کی تحریروں کی ایک خاص بات ان کی زبان ہے۔ وہ ایک ہی وقت میں تین زبانوں پشتو، دری اور اردو میں لکھتے تھے اور ہر زبان میں ان کا انداز منفرد اور دلکش ہوتا تھا۔ ان کی پشتو تحریریں اپنی سلاست اور روانی کی وجہ سے بہت مقبول ہوئیں، جبکہ دری اور اردو میں ان کی تحریریں علمی گہرائی اور فکری وسعت کی عکاس ہیں۔ اخون سالاک کی تحریروں کا ایک اور اہم پہلو ان کا انداز تحریر ہے۔ وہ اپنے قارئین کو صرف معلومات نہیں دیتے بلکہ انہیں سوچنے پر بھی مجبور کرتے ہیں۔ وہ اکثر سوال اٹھاتے ہیں، مختلف نقطہ نظر پیش کرتے ہیں اور پھر اپنی رائے کو دلیل کے ساتھ سامنے لاتے ہیں۔ یہ انداز ان کی تحریروں کو محض معلوماتی نہیں بلکہ فکری بھی بنا دیتا ہے۔ اخون سالاک کی زبان سادہ، رواں اور مؤثر ہے۔ وہ پیچیدہ مسائل کو بھی آسان الفاظ میں بیان کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریریں نہ صرف علمی حلقوں میں بلکہ عام قارئین میں بھی مقبول رہیں۔ ان کی تحریروں میں ایک اور اہم پہلو ان کا انسان دوست رویہ ہے۔ وہ مختلف مذاہب اور نظریات کے ماننے والوں کے ساتھ احترام سے پیش آنے کی تلقین کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک علم کا مقصد لوگوں کو جوڑنا ہے، توڑنا نہیں۔ یہ پیغام آج کے دور میں بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا ان کے زمانے میں تھا۔ اخون سالاک کی تصنیف صرف ان کے ساتھ ختم نہیں ہو گئی بلکہ ان کے شاگردوں اور بعد کے علماء نے ان کتابوں سے استفادہ کیا اور ان کے علمی ورثے کو آگے بڑھایا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کی تحریریں اپنے وقت سے آگے کی سوچ رکھتی تھیں۔ آج جب ہم ان کتابوں کو دوبارہ پڑھتے ہیں تو ہمیں ان کے ذہن کی وسعت، ان کے مطالعے کی گہرائی اور ان کے انسان دوست رویے کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ کتابیں ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ ایک سچا عالم وہ ہوتا ہے جو علم کو صرف اپنے تک محدود نہ رکھے بلکہ اسے دوسروں تک پہنچائے، سوال اٹھانے کی ہمت پیدا کرے اور لوگوں کو سوچنے پر مجبور کرے۔ اخون سالاک کی تحریریں اس معیار پر پوری اترتی ہیں۔

برطانیہ کی پہلی باحجاب جج

قوانین کے متعلق اتنی معلومات ہیں جتنی ایک وکیل کو ہونی چاہئیں۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کے آغاز سے ہی حقوق، جرئی شادیوں اور ڈسٹرکٹ جج کے طور پر ریٹائرمنٹ تک خاندانی تنازعات سنے ہیں۔ تحریر: انجینئر محمد سید یوسفزئی

ان کی ذاتی زندگی کے بارے میں بہت کم معلومات ہیں۔ وہ اپنی ذاتی زندگی کو بہت پرائیویٹ رکھتی ہیں۔ ان کی شادی ایک وکیل سے ہوئی تھی جو ان کے ساتھ ہی پریکٹس کرتے تھے۔ ان کے دو بچے ہیں جو اب بڑے ہو چکے ہیں۔ ان کی بیٹی ایک وکیل ہے اور بیٹا ایک ڈاکٹر ہے۔ ان کے شوہر کا انتقال 2019 میں ہوا تھا۔ ان کی ایک بہن بھی ہیں جو ایک ڈاکٹر ہیں۔ ان کے والد ایک ڈاکٹر تھے جو 1960 کی دہائی میں پاکستان سے برطانیہ منتقل ہوئے تھے۔ ان کی والدہ ایک گھریلو خاتون تھیں۔ ان کے والد کا انتقال 2015 میں ہوا تھا۔ ان کی والدہ کا انتقال 2020 میں ہوا تھا۔ ان کے والدین کی شادی ایک ارینج میرج تھی۔ ان کے والد کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے تھا۔ ان کی والدہ کا تعلق ایک روایتی گھرانے سے تھا۔ ان کے والدین کی شادی ایک کامیاب شادی تھی۔ ان کے والدین نے اپنے بچوں کو اچھی تعلیم دلوائی۔ ان کے والدین نے اپنے بچوں کو اچھی تربیت دی۔ ان کے والدین نے اپنے بچوں کو اچھے انسان بنایا۔ ان کے والدین نے اپنے بچوں کو اچھے مسلمان بنایا۔ ان کے والدین نے اپنے بچوں کو اچھے پاکستانی بنایا۔ ان کے والدین نے اپنے بچوں کو اچھے برطانوی شہری بنایا



فیفا پر بائیر جرمنی ہیکرز نے ذاتی و کاروباری معلومات چوری کر لیں

غیر جانبدار افراد نے ادارے کی مبینہ ذاتی اور کاروباری معلومات تک رسائی حاصل کی، فیفا کو گزشتہ ہفتے سائبر حملے کا انکشاف کیا ہے

ہیکرز نے فیفا کے سافٹ ویئر میں تکنیکی خامی کا فائدہ اٹھانے کے بجائے ادارے کے ملازمین کا روپ دھار کر رسائی حاصل کی

فیفا کی جمعرات 19 نومبر کو شائع ہونے والی سالانہ رپورٹ کے مطابق 2025 میں فیفا کے اکاؤنٹس کا آڈٹ کرنے والی کمپنی کو 15 کروڑ 90 لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا تھا۔ اس سے پہلے 2024 میں یہ نقصان 11 کروڑ 30 لاکھ ڈالر تھا۔ فیفا کے مطابق نقصان کی بڑی وجہ ورلڈ کپ کوالیفائنگ میچز کی تعداد میں کمی تھی۔ 2024 میں 104 میچز کھیلے گئے تھے جبکہ 2025 میں یہ تعداد 90 رہی۔ فیفا کے مطابق 2026 میں 104 میچز کھیلے جائیں گے، جس سے آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ فیفا کے مطابق 2025 میں اس کی آمدنی 5 کروڑ 30 لاکھ ڈالر بڑھ کر 2 ارب 30 کروڑ ڈالر ہو گئی۔ اس اضافے کی وجہ 2026 کے فیفا ورلڈ کپ کے حقوق کی فروخت تھی۔ فیفا کے مطابق اس کے اخراجات 2025 میں 2 ارب 30 کروڑ ڈالر رہے، جو 2024 کے 2 ارب 20 کروڑ ڈالر کے مقابلے میں 10 کروڑ ڈالر زیادہ ہیں۔ فیفا کے مطابق اس کے اخراجات میں اضافہ ورلڈ کپ کوالیفائنگ میچز کی تعداد میں کمی کی وجہ سے ہوا۔ فیفا کے مطابق 2025 میں اس کے 211 ملازمین تھے جو 2024 کے 207 ملازمین سے 4 زیادہ ہیں۔ فیفا کے مطابق 2025 میں اس کے ملازمین کی تنخواہوں پر 3 کروڑ 70 لاکھ ڈالر خرچ ہوئے جو 2024 کے 3 کروڑ 60 لاکھ ڈالر سے زیادہ ہیں۔ فیفا کے مطابق 2025 میں اس کے ملازمین کی تنخواہوں پر 3 کروڑ 70 لاکھ ڈالر خرچ ہوئے جو 2024 کے 3 کروڑ 60 لاکھ ڈالر سے زیادہ ہیں۔

لندن (اسٹاف رپورٹر) فیفا کی ویب سائٹ پر شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق فیفا کو جمعرات 5 نومبر کو اس حملے کا پتا چلا تھا۔ فیفا کے مطابق ہیکرز نے فیفا کے سافٹ ویئر میں تکنیکی خامی کا فائدہ اٹھانے کے بجائے ادارے کے ملازمین کا روپ دھار کر رسائی حاصل کی۔ فیفا کے مطابق ہیکرز نے ملازمین کے ای میل اکاؤنٹس کا پاس ورڈ تبدیل کر دیا۔ فیفا کے مطابق ہیکرز نے فیفا کے سافٹ ویئر میں تکنیکی خامی کا فائدہ اٹھانے کے بجائے ادارے کے ملازمین کا روپ دھار کر رسائی حاصل کی۔ فیفا کے مطابق ہیکرز نے ملازمین کے ای میل اکاؤنٹس کا پاس ورڈ تبدیل کر دیا



بلوچستان بھر سے مرحوم خلیفہ ورک کے ورثاء شاہ فرید کوٹ پہنچ گئے، ڈاکٹر صبیحہ بیگم، عائزہ سکندر اور افضال خطاب کر رہی ہیں



بلوچستان کی ڈگری کنٹرول پروگرام کے سالانہ اجلاس سے خطاب کر رہے ہیں



کوئٹہ: پشتونخوا میپ کے صوبائی صدر عبدالغفار خان وردان کچلاک کالونی کے افتتاحی کابینہ سے خطاب کر رہے ہیں



گوادر: ایڈیشنل چیف سیکرٹری ترقیات زاہد سعید کی سربراہی میں صوبائی سیکرٹریز کے اعلیٰ سطحی گوادر پورٹ کا دورہ کر رہے ہیں



کوئٹہ: بلوچستان ہائیکورٹ بار کے نومنتخب عہدیداران کے ساتھ 62 ویں چیف جسٹس بلوچستان ہائیکورٹ جسٹس (ر) محمد یوسف علی خان ایڈووکیٹ جنرل بلوچستان ہائیکورٹ بار کے صدر ولید اقبال اور دیگر عہدیدار بھی موجود ہیں



بلوچستان یونیورسٹی آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ مینجمنٹ کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر عبدالواحد آغا کا ڈاکٹریٹ حسین، ڈاکٹر صبیحہ بیگم، ڈاکٹر سلیم خان مندوخیل، ڈاکٹر ظہیر الدین، ملک عالم اور دیگر مہمانان کا صدارت کر رہے ہیں

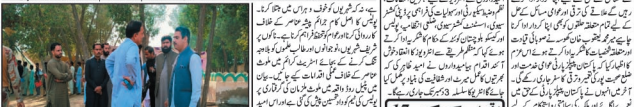

بلوچستان یونیورسٹی آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ مینجمنٹ کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر عبدالواحد آغا کا ڈاکٹریٹ حسین، ڈاکٹر صبیحہ بیگم، ڈاکٹر سلیم خان مندوخیل، ڈاکٹر ظہیر الدین، ملک عالم اور دیگر مہمانان کا صدارت کر رہے ہیں



ایس ایس پی کوئٹہ ڈاکٹر فیاض حسین ترین کی ہدایت پر ایس پی سٹی سرکل ڈاکٹر ہمایوں خان کاسی کی زیر نگرانی ایس ایچ او سریاب تھانہ انسپکٹر عبدالرحمان کی ٹیم نے کارروائی کرتے ہوئے 2 ملزمان کو گرفتار کر کے 2 عدد موٹر سائیکلیں برآمد کر ل

بقیہ 23

اور آزمائش میں ثابت قدم رہنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔ 47 کے بعد اور دوسرے ایوان میں آنے والے لوگ کہ آپ کے سینے پر مونگ دلیں گے۔ ہمارے ساتھ کیا کیا نہیں ہوا۔ ہمارے ساتھ کیا کیا نہیں ہوا۔ ہمارے ساتھ کیا کیا نہیں ہوا

The Daily BAAKHABAR Quetta 8
روزنامہ باخبر کوئٹہ
29 نومبر 2026ء

خیبر پختونخوا میں 10 ماہ کے دوران 534 ڈسٹرکٹ جوڈیشل مجسٹریٹ تعینات کیے گئے، سی ڈی ڈی

ماحولیاتی ٹریبونل کی رپورٹ میں انکشاف

ماحولیاتی ٹریبونل (ڈی جی خان بنچ) کی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں 10 ماہ کے دوران 1597 خلاف ورزیوں کے مقدمات درج کیے گئے، جن میں سے 1503 مقدمات درج ہوئے جن میں 46 گرفتاریاں عمل میں آئیں، جبکہ 140 کیسز میں 10 ملزمان کو سزائیں سنائی گئیں۔ رپورٹ کے مطابق 1597 خلاف ورزیوں